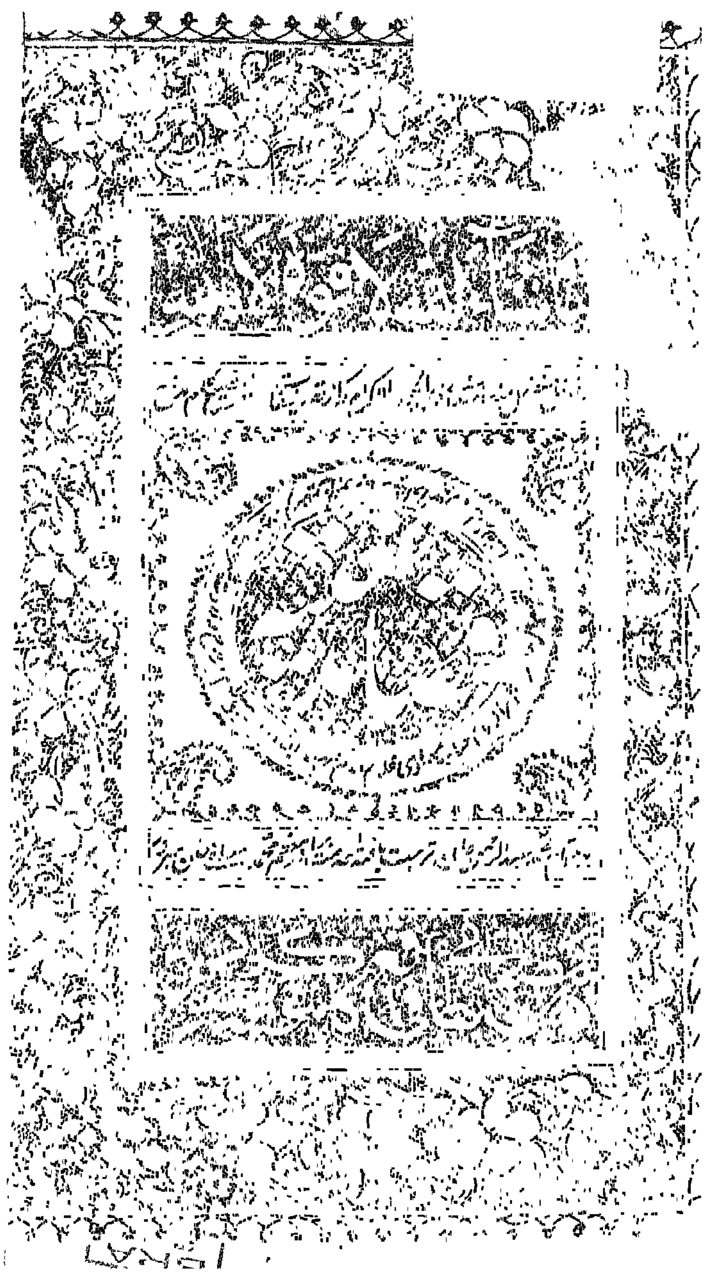


بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیر منیر سخن شناسانِ عصر و دقیقہ سنجانِ دہر پر مخفی نہین کہ تاثیرِ سخن و مقبولیت کلام کہ
پسند طبع و مطبوع خاطرِ ہر خاص و عام ہو خداداد ہی آئین ہر کسی کا حصہ نہین ہر شخص کو یہ رتبہ
اعلی ملتا نہین کیونکہ نہ ہر شاعر سحر بیان ہی نہ ہر سخنور شیرین زبان نہ ہر شعر درد انگیز ہی نہ ہر
کلام شکر آمیز نہ ہر طبع رنگین ہی نہ ہر بیان دلنشین و قابل تحسین نہ ہر دُر گوہرِ شب چراغ
ہی نہ ہر گُل زینت بخش باغ نہ ہر شجر شجر طور ہی نہ ہر شمع شمع کافور چنانچہ شاہد حال اور
مصداق اس مقال کا کلام بلاغت التیام یکہ تاز عرصہ سخندانی چمن طراز گلستان
رنگین بیانی مہر سپہر فضل و کمال درۃ التاج عظمت و اجلال جناب فضیلت مآب قدوۃ
السالکین زبدۃ العارفین سخنورِ معنی آفرین مداح بارگاہِ عالم پناہِ حضرت رحمۃ للعالمین
افضل العلما امام الشعرا مولانا مولوی غلام امام صاحب شہید مدظلہ العالی ہی
کہ ہر ایک اوسکا طالب ہی اور ہر خاطر اوسکی راغب جسنے ایکبار اوسکو دیکھا مدۃ العمر

مذاقِ سخن اوسکے دل مین ہا گلستانِ رنگین بیانی کا گل ہی ہیکلِ تحقیق معانی کا اُس ہی
دلِ عشاق کا غم پرداز ہی خاطرِ گلعذارون کا مایۂ کرشمہ و ناز ہی صوفیانِ صافی مزاج کا
آئینۂ حقیقت نما ہی مناجاتیان سراپا احتیاج کا گنجینۂ مدعا ہی شمعِ شبستانِ فکرِ سخنور
ہی گرمیِ بازارِ کمالِ اہل جوہر ہی جب تک وہ بحرِ محیطِ کمال ہندوستان مین رونق افروز
تھے اہلِ ہند اونکے کلامِ فیض نظام سے بہرہ اندوز تھے کیونکہ ہین کلام اونکا ہر دل عزیز
تھا اونسے جہان پایا کرات و مرات چھپوایا اب جب سے ملکِ دکن قدوم میمنت لزوم
حضرتِ ممدوح سے رشکِ گلستان ہوا وہان ہر صغیر و کبیر اوس سے فیضیاب ہی
اب ہندوستان مین کلامِ تازہ اونکا نایاب ہی چونکہ اس خاکسار کو ایسے کلام کی ہمیشہ جستجو ہی
اور اپنے احباب سے اکثر اوقات یہی گفتگو ہی سو الحمد للہ کہ انہون کلامِ تازہ جو دکھن
تصنیف فرمایا ہی بعض احباب کے ذریعہ سے میرے ہاتھ آیا ہی لہذا واسطے خوشنودی
طبعِ رسائے طالبین اور مسرتِ خاطرِ خطیرِ شائقین کے امیدوارِ رحمتِ ایزد منان
محمد عبد الرحمن مہتمم مطبع نظامی قالبِ طبع مین لایا ناظرینِ حق گزین کی خدمت
سراپا برکت مین بصد عجز و نیاز عرض پرداز ہی کہ ہر گاہ اس گلِ ہمیشہ بہار کی سیر سے حظ
اوٹھاوین احقر کو دعائے خیر سے یاد فرماوین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ

چمن میں آج کیا شور فغان ہے
کہ گل خندان ہے بلبل نغمہ خوان ہے

تبسم خیز غنچے کا دہان ہے
ترنم ریز سوسن کی زبان ہے

طرب انگیز ہے پھولوں کی خوشبو
نشاط آمیز رنگ گلستان ہے

وصال سرو سے شادان ہے قمری
گل و بلبل کا باہم اقتران ہے

گل نسرین ہے روشن مثل انجم
خیابان گلستان کہکشان ہے

شقائق پرتو افگن ہے زمین پر
چمن کی خاک یک تخت ارغوان ہے

گل شب بو میں ہے ایسی صفائی
کہ اوس پر روز روشن کا گمان ہے

بساط سبزہ پر غلطان ہے بیتاب
نگہ شبنم ہے یا آب روان ہے

عروسان چمن پر جو ہے جوبن
وہ حوران بہشتی پر کہان ہے

جو روے عاشقان ہے زرد وہ بھی
بہار افزا برنگ زعفران ہے

ذہب دلربائی مین ہی گستاخ | یہ سنبل ہی کہ زلف مہوشان ہی
کیسکی نکہت سی ہی راہ نرگس | کہ سرتا پا نگاہ ناتوان ہی
یہ کیسکی زلف کی لاتی ہی نکہت | جو باد صبحدم عنبر فشان ہی
بہار آئی بہار آئی چمن مین | یہی سب دوستونکی داستان ہی
عزیز وقت ہی سیر گلستان | کشادہ در ہی سوتا پاسبان ہی
نہین صیاد کا ڈر بلبلون کو | کہ شاخ گل پہ اونکا آشیان ہی
طمانینت ہی مرغان چمن کو | نہ کھٹکا ہی نہ خوف باغبان ہی
جو گلگشت چمن کو مین بھی آیا | تو دیکھا اوسمین اک زیبا مکان ہی
تعالی اللہ کیسا قصر عالی | کہ جسکے وصف مین قاصر زبان ہی
وہ ایوان ضیا گستر کہ جسکی | زمین بوسی کو جھکتا آسمان ہی
اگر خورشید ہی ذرہ ہی اوسکا | اگر مہتاب ہی اوسکی کتان ہی
تمنا ہی بلا گردان فانوس | کہ اوسکی شمع کا پروانہ جان ہی
ملائک سب کھڑے ہین دستبستہ | کمر باندھے ہوئے ہر انس و جان ہی
مکان آراستہ کرنیکو چلے یار | در دولت پہ حاضر اک جوان ہی
چمکتا نور ہی اوسکی جبین سے | بشارت ہر اشارے سے عیان ہی
تبسم سے عیان اعجاز اموات | تکلم جانفزائے مردگان ہی
نشان دیتا ہی ہر شی کو مکرر | کہ دیکھو یہ یہان ہر دو جہان ہی

خود ایسی کارفرمائی سے اپنی
نہایت خوش ہے بیحد شادمان ہے

جو اُسکے پاس جا کر مین نے پوچھا
ترا کیا نام ہے رہتا کہان ہے

یہ گھر تیرا ہے یا جنت ہے یا عرش
کہ شان برتری اوس سے عیان ہے

کہا مین جیسی گردون نشین ہون
مکان میرا چہارم آسمان ہے

یہ گھر میرا نہین جو تو نے سمجھا
ادب سے دور یہ تیرا گمان ہے

تعالی اللہ یہ وہ آستان ہے
کہ جبریل و میکال ادنی پاسبان ہے

مکان یہ مولد شاہ زمان ہے
مکان یہ سجدہ گاہ قدسیان ہے

نہ جنت ہے نہ ہے عرش معلی
محمد مصطفی کا یہ مکان ہے

محمد سر پنہان مین نہان ہے
محمد عین اعیان عیان ہے

محمد بادشاہ دو جہان ہے
محمد قبلہ گاہ مقبلان ہے

محمد شمع ہے بزم قدم کا
محمد مالک کون و مکان ہے

محمد فخر ہے پیغمبرون کا
محمد مقتدائے مرسلان ہے

محمد ہے چراغ افروز ہستی
محمد قالب عالم کی جان ہے

محمد ہے دوائے دردمندان
محمد چارۂ بیچارگان ہے

محمد سے ہوئی تکوین کونین
محمد مدعائے کن فکان ہے

محمد ہے بہار باغ ایجاد
محمد مقصد ہر این و آن ہے

محمد ہر جراحت کا ہے مرہم
محمد مونس دل خستگان ہے

محمد رنگ و بو ہی ہر چمن کا — محمد آبروے بحر و کان ہی

محمد ہی محمد ہی محمد — فرشتون کا یہی ورد زبان ہی

خبر دینے کو آیا ہون مین پر — کہ آمد آمد اب اوسکی یہان ہی

نہ تنہا مین نے پائی ہی یہ خدمت — خضر بھی اوسکے موکب مین دوان ہی

خلیل اللہ کو ایسی ہی خلت — کہ ہاتھون پر لیے نعمت کا خوان ہی

کریگا آج اوس مہمان کی عزت — کہ گردون جسکے مطبخ کا دھوان ہی

وہ صورت دیکھ کر کہتا ہی یعقوب — سنے مجھے انصاف ہی لازم یہان ہی

نہین یوسف کو کچھ احمد سے نسبت — کہ فرق زمین و آسمان ہی

جو یوسف ہی فقط میرا ہی محبوب — تو وہ محبوب خلاق جہان ہی

کہا یوسف نے مین شیدا ہون اوسکا — کہ مجھکو چاہ اوسکی حرز جان ہی

کلیم اللہ نے پوچھا خدا سے — کہ نازل لن ترانی اب کہان ہی

برأی العین دیکھا مصطفیٰ نے — جو میری آنکھون سے اب تک نہان ہی

ہوا مسند نشین عرش ایسا — کہ گویا خود مکین لامکان ہی

ندا آئی تعجب کیا ہی موسیٰ — عیان ہی یہ نہ محتاج بیان ہی

کہ تو عاشق ہی اور معشوق ہی محمد — سمجھ لے فرق نازک درمیان ہی

مسیحا کا بیان یہ سن کے ہاتف — پکارا ہان نشاط جاودان ہی

مبارک ہو مبارک ہو مبارک — ہوا پیدا شہنشاہ زمان ہی

ہوا پیدا وہ شمع عالم افروز — کہ نورانی زمین آسمان ہے
ہوا پیدا وہ دریاے حقیقت — کہ جسکا ابر رحمت فیض فشان ہے
اوسیکے ظاہر و باطن سے پیدا — ہو الظاہر ہو الباطن کی شان ہے
ہو الاول ہو الآخر کا مضمون — اوسی کے حسن صورت سے عیان ہے
اوسیکے واسطے پیدا ہوا سب — جو عالم مین عیان ہے یا نہان ہے
اوسیکے رشحہ فضل و کرم سے — گلستان مین بہار بے خزان ہے
اوسیکا نور پھیلا ہے کہ ہر سو — تجلی مشعل فروز جہان ہے
مسلمانون کے گھر شادی ہے شادی — مسرت کاروان در کاروان ہے
مجالس کی وہ کثرت ہے کہ ہر دم — جہان دیکھو فراہم اک جہان ہے
محک ہے مجلس میلاد یارو — قلوب نیک و بد کا امتحان ہے
جو کاسد ہے وہ ہے حاسد ہے فاسد — نہ وان اوسکی رسائی ہے نہ یان ہے
جو کامل ہے اوسے یان ہے حاصل — معین اوسکا شفیع امتان ہے
فضائل یون تو ہر مجلس کے جو ہین — کفیل اوسکا خداے غیب دان ہے
وے اس گھر مین جو ہوتی ہے مجلس — عجب آئینہ دار عز و شان ہے
فرشتون تک پہونچتی ہے جو خوشبو — تو کہتے ہین کہ یہ مجلس کہان ہے
محی الدولہ کے گھر مین ہے مجلس — کہ اوس سے عطر پرور مغز جان ہے
محمد یار و یاور ہوے اوسکا — جو نام اوسکا محمد یار خان ہے

سنو چلکر بیان عاشق زار — کہ ز رشک بلبل بے خانمان ہے
سنو چلکر ثنا خوان پیمبر — دکن مین طوطی ہندوستان ہے
کہین اونکی دعا پر ہم سب آمین — کہ مقبول خدائے انس و جان ہے
الٰہی بانیِ محفل سلامت — رہے با عافیت جب تک جہان ہے
جزاہ اللہ فی الدارین خیرا — جہان مین خیر کا جب تک نشان ہے
ترے محبوب کی مجلس مین پیہم — جو حاضر کودک و پیر و جوان ہے
مرادین سب کی حاصل ہون خدایا — ترے در تک رجوع بندگان ہے
دعائے مدعا ہوتا ہے حاصل — تو ایسا کارساز دو جہان ہے
ترے فضل و کرم پر سب ہین نازان — تجہی سے التجائے عاصیان ہے
تجہی سے مقصد دل مانگتا ہون — کہ میرا حال سب تجہ پر عیان ہے
غم دوری سے ایسا ناتوان ہون — کہ بار زندگی مجہ پر گران ہے
مدینے کی تمنا مین شب و روز — دل رنجور بے تاب و توان ہے
مدینے کی طلبگاری مین ہر دم — تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے
مدینے مین مجہے پہونچا دے یا رب — یہی ہر دم مرا ورد زبان ہے
مدینے کی زمین کا رزق ہو جائے — یہ تن میرا جو مشت استخوان ہے
مدینے کی رہیگی مجکو حسرت — بدن مین جب تلک روح روان ہے
مدینے کی زیارت ہو میسر — مناجات شہیدؔ خستہ جان ہے

شب ہی مین میرا خاتمہ ہو		کہو آمین بس اب ختم بیان ہے	

غزلہاے بحر طویل بطرح خاص اردو و فارسی

یہ سحر کیسی ہی پر نور کہ جمہور ہین مسرور ہر اک باغ مین معمور ہی سامان بہار
گل چمکتا ہی چمن زور مہکتا ہی ٹپکتا ہی ہر اک شاخ تر و تازہ سے فیضان بہار

کیا جھمکڑے سے چلی آتی ہی سرمست ادا ایک شوخی و حیا نکہت گل دست گریبان بہار
تا کسی خار سے اولجھے نہ کہین پا نہ لگے گرد رہین ہاتھ مین پھولون کے ہی دامان بہار

شیشہ ہی غنچۂ گل ساغر لب سرخی گلنار مین ہی بادۂ گلرنگ کی شوخی و ترنگ
ابر کہسار سے اوٹھا ہی بڑے زور بڑے شور سے مدہوش ہیں سب مستان بہار

لالہ مجمر ہی تو رنگ آتش بے دود ہی ہر داغ مین ہی بخلہ عود معطر ہی دماغ
سرو ہی منتظر استادہ کہ کون آتا ہی اس باغ مین جس آج ترقی ہی ہی شان بہار

مثل آئینہ ہی حیرت زدہ نرگس نگران دیدۂ حیران سے کہ کسواسطے گلزار مین آج
دلربایانہ نئے رنگ سے ڈھنگ عجب ناز سے انداز سے رقصان ہین عروسان بہار

فرش سے عرش تلک برق تجلی کی جھلک جسکا کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھا تھا فروغ
یک بیک ہونے لگے ایسے ہویدا و نمودار کہ بے پردہ دکھائی دیے خوبان بہار

ہر طرف مرغ خوش آواز کا غل خندۂ گل نغمۂ بلبل کی بہم چھیڑ چہل مور کا شور
سن کے دل مست ہوا ہوش اوڑا لیگئی کوئل کی صدا باد صبا ہوتی ہی قربان بہار

میرا ہمدرد جسے کہتے ہین بلبل جو ملا نغمہ سرا زمزمہ پیرا ہمہ تن محو وصال

مین نے پوچھا نہین معلوم کہ کیون دھوم ہی گلشن مین ہوا کونسا گل آج ہی مہمان بہار
یون جواب اوس نے دیا مجھکو کہ یہ ماہ مبارک متبرک جو ہی مشہور جہان شہر ربیع
جسکی ہر صبح صفا خیز سے ہر شام دل آویز سے پیدا ہویدا ہوا عنوان بہار
اس مہینے مین تجلی کدہ قدس و سراپردہ وحدت سے ہوا نور الٰہی کا ظہور
دمبدم مژدہ دیدار ہی پیہم کہ ہوا جلوہ فزا گلشن ایجاد مین سلطان بہار
یعنی سلطان رسل شمع سُبل منظہر گل احمد مرسل نے کیا تخت تجمل پہ جلوس
گرد گرد اوس شہ لولاک گل گلشن توحید کے ہی شہپر جبریل مگس ران بہار
کیا فریبندہ دل حسن خداداد ہی جو ساری خدائی مین کوئی اوسکا نہین شبہ و نظیر
باغبان ازل اوس خاک کی کھاتا ہی قسم جسپہ قدم رکھتا ہی وہ سرو خرامان بہار
نکہت اوس زلف معنبر کی بہت جلد اوڑا لاتی ہی تا دیر کیا کرتی ہی تقسیم نسیم
مُردے خوشبو ہی سے جی اوٹھتے ہین جس کوچے سے کرتا ہی گذر وہ گل خندان بہار
افضل الدولہ کا گھر محفل میلاد سے آباد ہی دل شاد ہی برلائے خدا اوسکی مراد
یعنی اولاد خداداد جو نو بادہ اقبال ہو سرسبز رہے اوس سے گلستان بہار
حیدرآباد کے ہر کوچہ و بازار سے آتی ہی صدا زمزمہ نعت پیمبر کی شہیدا
اک غزل فارسی کی مین بھی پڑھون سن کے جسے جوش مین آجائے ابھی خون شہیدان بہار

غزل فارسی

ای رخت گل سخنت مُل دہنت غنچہ تنت جان و لبت لعل و قدت سرو خرامان بہار
چشم نرگس مژہ تیر و خم ابرو چو کمان وخجل از زلف و خطت سنبل و ریحان بہار

فرش مخمل برہت سبزہ فرو چیدہ و افروختہ از لالہ و گل بود چراغان بہار
تو پی سیر چمن رفتی و گرم آمدہ برق رخ تابندہ و زد شعلہ بدامان بہار

در غم موی میان تو چنان زار و نزار اند و نحیف اند و ضعیف اند یکبار و حقیر
کہ صبا تختہ تابوت روان و کفن از برگ گل تازہ بود بہر شہیدان بہار

نہ مرا صبر و قراری نہ کسی مونس و یاری رفیقی نہ شفیقی نہ انیسی نہ جلیس
من باین خستگی و غربت و تنہائی و وحشت بچہ سامان بکنم سیر گلستان بہار

پر پرواز ندارم و اندر قفس تنگ گرفتارم و بیمارم و دلگیر و اسیر
تو صبا از رہ لطفی و وفائی ز من خستہ سلامی برسانی سوی مستان بہار

بوسہ بر سنگ در بادشہ یثرب و بطحا زن و کن عرض پیامی ز من بی پر و بال
کای شہ بردو سرا بہر خدا رحم بفرما کہ خزان دیدہ رسد در چمنستان بہار

این شہید است جگر تفتہ و پژمردہ و افسردہ و غم دیدہ و شوریدہ و آشفتہ دماغ
کہ بدیوانگی و وحشت و سودا و جنون و غم و احوال زبونست غزل خوان بہار

بحمد اللہ کہ یہ نظم بہاریہ ہوئی بارگہ اقدس سلطان دو عالم میں قبول
فخر کرتا ہوں اسی بات پہ اور شکر بجا لاتا ہوں یہ غیب سے مجھ پر ہوا احسان بہار

فائدہ

قصیدے کے خاتمے مین جہان نواب مغفرت مآب محی الدولہ بہادر مرحوم کا نام ہی وہ اشعار اونھین کی خاص مجلس مین پڑھے جاتے تھے اور مجالس مین حضرت مصنف زاد اسعدہ کا تتمہ اس طرح فرمایا کرتے تھے

فضائل مجلس لہ کے جو ہین — علیم اوسکا خدا یا غیب دان ہے
فرشتون تک پہونچتی ہی جو خوشبو — تو کہتے ہین یہ مجلس کہان ہے
معطر ہی مشام جان ہمارا — چلو سب مل کے یہ مجلس جہان ہے
سنو چلکر بیانِ عاشقِ زار — کہ رشکِ بلبلِ بے خانمان ہے
سنو چلکر ثنا خوانِ حبیب — دکن مین طوطیِ ہندوستان ہے
کہین اوسکی دعا پر ہم سب آمین — کہ مقبولِ خدا اسکی زبان ہے
الٰہی باقی محفل سلامت — رہے باعافیت جب تک جہان ہے
جزاہ اللہ فی الدارین خیرا — جہان مین خیر کا جب تک نشان ہے
ترے محبوب کی مجلس مین اسلام — جو حاضر کودک و پیر و جوان ہے
مرادین سب کی حاصل ہون خدایا — ترے در تک جو جمع بندگان ہے
دعا سے مدعا ہوتا ہے حاصل — تو ایسا کارسازِ دو جہان ہے
ترے فضل و کرم پر سب ہین نازان — تجھی سے التجاے عاصیان ہے
تجھی سے مقصدِ دل مانگتا ہون — کہ میرا حال سب تجھ پر عیان ہے
غمِ دوری سے ایسا ناتوان ہون — کہ بارِ زندگی مجھ پر گران ہے
مدینے کی تمنا مین شب و روز — دلِ بے خود بے تاب و توان ہے

مدینے کی طلبگاری میں ہر دم — تڑپتی روح ہی اور لب پہ جان ہے

مدینے میں مجھے پونچا دے یا رب — یہی ہر دم مرا ورد زبان ہے

مدینے کی زمین کا رزق ہو جاے — یہ تن میرا جو مشت استخوان ہے

مدینے کی رہیگی مجکو حسرت — بدن میں جب تلک روح روان ہے

مدینے کی زیارت ہو میسر — مناجات شہیل خستہ جان ہے

مدینے ہی میں میرا خاتمہ ہو — کہو آمین بس اب ختم بیان ہے

علی ہذا القیاس بحر طویل کی غزل میں ۹ شعر جس میں والی مملکت دکن کا نام نامی ہے اور مجالس میں اوس شعر کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ٭

دیگر

دیکھ کر مہ کو پرستار ربیع الاول — مہر ہے غاشیہ بردار ربیع الاول

اس مہینے میں ہوا نور الٰہی کا ظہور — کنز مخفی سے ہے اظہار ربیع الاول

اس مہینے کے فضائل کو بشر کیا جانے — ہے خدا واقف اسرار ربیع الاول

طور سے طور پر ارباب نظر دیکھتے ہیں — در و دیوار سے انوار ربیع الاول

خم ابروے مہ نو کی اشارت دیکھو — کیا عیان کرتا ہے آثار ربیع الاول

احمدی جلوے نے کونین کو پر نور کیا — روز روشن ہے شب تار ربیع الاول

ماہ میلاد پیمبر ہے یہ شہر مشہور — اے خوشا طالع بیدار ربیع الاول

دھوم ہے بارھوین تاریخ کی ہر چار طرف — ہے وہی طرۂ دستار ربیع الاول

باغبانِ ازلی کا ہی یہ فرمان کہ بہار ۔ تر و تازہ رکھے اشجارِ ربیع الاول

قوتِ نامیہ کہتی ہی کہ شاداب رہین ۔ شاخ و برگ و گل و اثمارِ ربیع الاول

نغمہ سنجانِ گلستان و عروسانِ چمن ۔ ہمدگر کرتے ہین گفتارِ ربیع الاول

چمن آرائے شب و روز ہی یان نشو و نما ۔ تا شگفتہ رہے گلزارِ ربیع الاول

زمزمہ کرتا ہی یہ ہر سال مکرر آنا ۔ کیا خوش آئین ہی تکرارِ ربیع الاول

آتشِ رشک پہ حساد کو جلنا ہو نصیب ۔ دیکھکر گرمی بازارِ ربیع الاول

نقد جان دینے مین ہرگز نہین کرتے ہین دریغ ۔ حق کے طالب ہین خریدارِ ربیع الاول

مجھے ذیحجہ و شوال سے کچھ کام نہین ۔ دل سے رہتا ہون طلبگارِ ربیع الاول

سال بھر سارے مہینون کو گنا کرتا ہون ۔ بسکہ ہون تشنۂ دیدارِ ربیع الاول

جتنا ممکن ہو پڑھا جائے مجالس مین درود ۔ یہی خدمت ہی سزاوارِ ربیع الاول

مجھ سے اب مجلسِ میلاد نہین ہو سکتی ۔ دوستو مین ہون گنہگارِ ربیع الاول

نہ دی امراض نے فرصت مجھے اکدم کی شہید ۔ ورنہ لکھتا بہت اشعارِ ربیع الاول

غزل

جب سے ہوا ہون گلِ چمن آرائے مدینہ ۔ جبریل بنا بلبلِ شیدائے مدینہ

سینہ ہی مرا روکشِ صحرائے مدینہ ۔ دل ہی جرسِ محملِ لیلائے مدینہ

اس دشت سے پیدا ہی تمنائے مدینہ ۔ اس رنگ سے نکلے ہی صداہائے مدینہ

کیا شان خدائی ہی کہ ہی تا دمِ محشر ۔ مسجودِ ملک روضۂ مولائے مدینہ

شمسے کی جھلک دیکھ کے خورشید فلک ہی — جاروب کش ساحت زیبائے مدینہ
اللہ ری مہتابیِ زیبا کی صفائی — مہتاب ہی خاکستر صحرائے مدینہ
بوسے کی تمنا ہی جو مینائے فلک کو — جھکتا ہی سبو گنبد خضرائے مدینہ
وان کے در و دیوار مرے پیش نظر ہین — اندھیر ہو گر آنکھ سے چھپ جائے مدینہ
وان طور ہی کچھ اور تھا موسیٰ نے جو دیکھا — یان طور سے بڑھ کر ہی تجلائے مدینہ
سو مردۂ صد سالہ جلا دیتے ہین اب تک — اک آن مین دربان مسیحائے مدینہ
مژگان سے کرین راہ کی جاروب کشی ہم — سو کوس سے گر ہمکو نظر آئے مدینہ
معشوق کا گھر خانۂ عاشق سے ہی برتر — کیا فخر ہو گر عرش ٹھہر جائے مدینہ
محبوب کی مسند ہین کچھی وہین رہتی — پر عرش معلی نہ تھا ہمتائے مدینہ
ہر سنگ مین وان کے شرر طور ہی پنہان — ہر خشت کو سمجھے ید بیضائے مدینہ
ہر چاہ سے جاری ہی وہان چشمۂ حیوان — پیاسون کے لیے خضر ہی سقائے مدینہ
قسمت یہ دکھاتی ہی کہ حسرت کی نظر سے — ہم دیکھتے ہین اونکو جو دیکھ آئے مدینہ
آتا ہون بڑی دور سے آلودۂ عصیان — مولا مجھے مت کیجیو رسوائے مدینہ
اب خواب سے تسکین نہین ہوتی ہی شیدا — بیداری مین خالق مجھے دکھلائے مدینہ

دیگر

مداح ہون جناب رسالت پناہ کا — عرش بریں پہ گوشہ ہی میری کلاہ کا
محفل مین میری نغمہ سرائی سے شور ہی — ہر سمت آہ آہ کا اور واہ واہ کا

زیبا ہی فخر و ناز سے جسقدر کرون
دیکھو تو ہیچ خوان ہوں مین کس بادشاہ کا

دریاے فیض و جود ہون جسکے سامنے
تشنے سے کم ہی کوہ بھی گر ہو گناہ کا

اوس جا پہ عذر خواہی ہماری کریگا وہ
جس جا پہ زہرہ آب ہو ہر عذر خواہ کا

ہے اوسکے حکم کے نیچے لوح و قلم
مالک ہے وہ تمام سپید و سیاہ کا

پیغمبرون کو فخر ہوا اوسکی ذات سے
سردار ہی سب سے بڑھتا ہی رتبہ سپاہ کا

سرسبز کیا ہون اوس رخ تابان کے روبرو
مونہہ کیا ہی شمع بزم کا یا مہر و ماہ کا

شبنم کی کیا مجال جو گلگشت کر سکے
جس گلستان مین پانون نہ ٹھہرے نگاہ کا

ہو عشق کی کشش تو دل زار کیا کرے
کیا کہربا سے زور چلے برگ کاہ کا

تنہا خضر ہی تشنہ شوق لقا نہین
یوسف بھی ہی پیاسا اوسکی چاہ کا

عاشق کے دل سے آہ نکلتی ہی اسلیے
اوسکے سوا مقام نہین دل مین آہ کا

کالکھہ تو میرے مونہہ کی چھٹے اب کسی طرح
ہووے گذر مدینے مین مجھہ روسیاہ کا

درپیش ہی عدم کا سفر سب کو دوستو
جو نعت کا کلام ہی توشہ ہی راہ کا

پیغمبرون کا شاہد عادل ہی وہ شہید
کیا مرتبہ ہی نام خدا اس گواہ کا

غزل

اے صنم تجھہ پہ ہین قربان گل و آئینہ و شمع
ہین ترے رخ سے پشیمان گل و آئینہ و شمع

بزم مولد مین جو ہر ایک نے عزت پائی
ہمہ گر ہوتے ہین نازان گل و آئینہ و شمع

سکتے وصاف ترے حسن کے ہو جاتے ہین
خستہ و مضطر و حیران گل و آئینہ و شمع

دیکھو خندان بھی ہی حیران بھی ہی گریان بھی ہی — دیکھہ کر صورت جانان گل و آیینہ و شمع

تیری محفل مین ہی آشفتہ مجنون مہ لقا — ہمہ تن غم سے گدازان گل و آیینہ و شمع

بلبل و طوطی و پروانہ نہین چاہتے ہین — تیرے ہوتے ہوئے ای جان گل و آیینہ و شمع

طرفہ جمعیت خاطر ہی کہ مجلس مین تری — نہین ہوتے ہین پریشان گل و آیینہ و شمع

عشق مین تیرے ہوئے جلتے با ہر ایسے — کہ پھرا کرتے ہین عریان گل و آیینہ و شمع

رنگ اور نور صفا لائے ہین تجھے گھر سے — ہین ترے بندہ احسان گل و آیینہ و شمع

صاف کہتا ہون کہ ہو کسکے قلم سے نکلا — اسطرح دست و گریبان گل و آیینہ و شمع

میری کلک و غزل و صفحہ دیوان کو شہید — کہتے ہین سارے سخندان گل و آیینہ و شمع

غزل فارسی

نبود چون رخ جانان گل و آیینہ و شمع — کہ چنین نیست فروزان گل و آیینہ و شمع

ہر دم از عارض تابان کسی میباشد — خستہ و مضطر و حیران گل و آیینہ و شمع

خون دل ریختن و محو شدن شعلہ زدن — از سر آموختہ ای جان گل و آیینہ و شمع

بلبل و طوطی و پروانہ بہر شام و پگاہ — کردہ بر روی تو قربان گل و آیینہ و شمع

بمقامی کہ تو باشی نتواند کہ شود — زینت بزم و گلستان گل و آیینہ و شمع

دارد از داغ غم عشق در آب و آتش — جگر و چشم و رگ جان گل و آیینہ و شمع

ہمچو عشاق بود غرقہ مجنون بیخواب — سینہ سوزان شرر افشان گل و آیینہ و شمع

چشم بیخواب و گداز دل و داغ جگری — یافتہ از من بیجان گل و آیینہ و شمع

پیش روی تو نیر زد بجوسے در بازار	گشت در عہد تو ارزان گل و آئینہ و شمع
پردہ بردار ز رخسار کہ پیش تو کشند	از حیا سر بگریبان گل و آئینہ و شمع
لفظ رنگین روش صاف فروغ معنی	ہست بر صفحۂ دیوان گل و آئینہ و شمع
آفرین بر تو و بر جود دست سخن توشہ ہیا	نتوان گفت بدیشان گل و آئینہ و شمع

قصیدۂ اردو مسجع در بحر طویل

آئی بہار اب ہر چمن ہی بلبل و گل کا وطن دیر و حرم سے نعرہ زن آتے ہیں شیخ و برہمن
زاہد سے کہدو بیسخن ہی فصل گل توبہ شکن گرچاہے عیش جان و تن مینخوار سے سیکھے چلن

آئی بہار جانفزا لائی گلستان مین صبا پیغام وصل دلربا گل کھل کھلا کر ہنس پڑا
موج ہوا نے واکیا ہے غنچے کا بند قبا بلبل یہ کرتی ہی صدا اب مین ہون اور سیر چمن

ابر بہاری جا بجا چھڑکا و سا کرنے لگا دل گلستا کی ہوا ہر نخل پھولا اور پھلا
ناجان و دل ہی مبتلا مشاطہ بن بن کر صبا سلجھاتی ہی صبح و مسا سنبل کی زلف پر شکن

ساقی جو شوخ و شنگ ہی مست مئی گلرنگ ہی مطرب جو خوش آہنگ ہی محو نوائے چنگ ہی
دل عیش کا اور نگ ہی غم خستہ و دلتنگ ہی بلبل ہی خوشدل ان نگ ہی شادی سے گل ہی خندہ زن

سو نگھیں جو پھولونکی مہک بیہوش ہون حور و ملک دیکھیں جو غنچونکی چٹک جل جاے انجم کی پلک
برق تجلی کی جھلک روز ازل سے ابتلک آگر نہ تھا جس سے فلک دیکھیں گے اب سب مرد و زن

شمشاد نے گلزار سے گلزار نے گلنار سے گلنار نے رخسار سے رخسار نے دیدار سے
دیدار نے گفتار سے گفتار نے رفتار سے رفتار نے دلدار سے سیکھا ہی شوخی کا چلن

ہر لالے کا داغِ جگر نرگس کا ہی کحل البصر سوسن زبانِ حال پر لاتی ہی دل سے یہ خبر

آتا ہی وہ رشکِ قمر جسکی تجلی دیکھکر زیبا ہی گر تارِ نظر بن جاے سورج کی کرن

غل ہی یہی ہر چار سو آتا ہی اب وہ ماہرو جسکی تھی ہمکو جستجو کرتے ہین باہم گفتگو

پیمانے سے ملکر سبو مطلب ہے ملکر آرزو سبزے سے ملکر آبجو نسرین سے ملکر نسترن

اک لخت خاکِ گلستان ہی رنگِ گل سے ارغوان بلبل چمن مین ہر زبان ہی شاخِ گل نغمہ خوان

نشو و نما کہتی ہی ہان ہشیار ہو ای باغبان ہشیار ہو ای باغبان آراستہ کر انجمن

باغِ جہان آباد ہی بان سرو بھی آزاد ہی قمری نہایت شاد ہی نہ صید نہ صیاد ہی

ہان محفلِ میلاد ہی وقتِ مبارکباد ہی جبریل کو ارشاد ہی مشہور کر دے یہ سخن

نورِ خدا پیدا ہوا خیر الوریٰ پیدا ہوا بحرِ عطا پیدا ہوا ابرِ سخا پیدا ہوا

نجم الہدیٰ پیدا ہوا بدر الدجیٰ پیدا ہوا شمس الضحیٰ پیدا ہوا پیدا ہوا شاہِ زمن

امی لقب پیدا ہوا جانِ طلب پیدا ہوا والا حسب پیدا ہوا عالی نسب پیدا ہوا

محبوبِ رب پیدا ہوا ماہِ طرب پیدا ہوا شاہِ عرب پیدا ہوا پیدا ہوا یثرب وطن

کنزِ نہان پیدا ہوا عین عیان پیدا ہوا فخرِ زمان پیدا ہوا شاہِ شہان پیدا ہوا

روحِ روان پیدا ہوا جانِ جہان پیدا ہوا مطلوبِ جان پیدا ہوا پیدا ہوا مقصودِ تن

سلطانِ دین پیدا ہوا شاہِ زمین پیدا ہوا ماہِ حسین پیدا ہوا عین الیقین پیدا ہوا

مسند نشین پیدا ہوا دل کا مکین پیدا ہوا وہ نازنین پیدا ہوا نازان ہی جس سے جان و تن

نورِ شہِ کون و مکان تھا کنزِ مخفی مین نہان جب سے کہ پنہان و عیان ہو تون لگے نام و نشان

آگہ نتھا کن سے فکان معدوم تھے دونون جہان تن کو نہ تھی پروای جان جانکو نہ تھی فکر بدن
جو غیب مین محصور تھا اس نور سے منظور تھا در پردہ جو مستور تھا اس نور سے معمور تھا
یہ نور ہی مشہور تھا یہ نور ہی مذکور تھا جو کچھہ کہ تھا یہ نور تھا بے کیف و کم بے ما و من
وہ سایۂ ذات احد وہ مظہر نور صمد مستظہر فیض ابد فرمان دہ ہر نیک و بد
لایا جہان مین مستند مہر نبوت کی سند محسود ارباب حسد محمود رب ذو المنن
وہ بادشاہ دو جہان وہ قبلہ گاہ مقبلان وہ رہنمائے انس و جان وہ دستگیر بیکسان
وہ مرہم دلخستگان وہ چارۂ دردمندان وہ مصدر فیض عیان وہ مظہر سر و علن
سے نے جو کی اوسپر نظر ٹکڑے ہوا اوسکا جگر تسبیح خوان تھے سب حجر لکڑی بھی عشق سے تھی نوحہ گر
اوس لقا کے پانون سے سجدے لگے کرنے شجر اوس اور کو دیکھہ کر فریاد کرتا تھا ہرن
اوسکا براق بادپا شہ سوار جسپر ہوا اوس نازنین کو لے اوڑا جس طرح نکہت کو صبا
بس یک گیا اور رہ گیا جا عرش تک پہنچا دیا گشتہ مثل گرد تھا گرد اوسکے گردون کہن
جسدم ہوا وہ جلوہ گر سب گر پڑا کسریٰ کا گھر اوسکی تجلی دیکھہ کر کہتے تھے سب اہل بصر
یارب یہ کیسا ہی بشر جسکی ادا سے سر بسر آتا ہی عالم مین نظر سب سے نرالا بانکپن
کیا حسن کیا رخسار ہی کیا طرۂ طرار ہی کیا نرگس بیمار ہی کیا ابروئے خمدار ہی
کیا لب ہاے کیا گفتار ہی کیا قد ہی کیا رفتار ہی کیا جامہ کیا دستار ہی پوشاک کی دیکھو پھبن
عمامہ جو ہی زیب سر اوسکی صفائی دیکھہ کر مہتاب ہی گاڑا قمر خورشید سے اوٹھی سحر
پٹکا تو دیکھو کسقدر رہی زینت موے کمر اوس قامت بے سایہ پر کتنا ہی زیبا پیرہن

ایام مولود آگئے آثار بہبود آگئے اوقات محمود آگئے اسباب مقصود آگئے
احیان مسعود آگئے اعیان موجود آگئے راحت کے دن نزدیک آگئے تازہ ہوئے عہد کہن

پھر مجلسیں ہونے لگیں تازہ ہوا ایمان و دین پھر نور رب العالمین ہے جلوہ افروز زمین
پھر ہر دل اندوہگیں ہونے لگا عشرت گزیں پھر ہو گیا ہے بالیقیں شادی کا گھر بیت الحزن

عشاق کیا ساماں کریں کیا ہدیۂ سلطاں کریں کیا دعوت مہماں کریں کیا خدمت شایاں کریں
ہاں نذر نقد جاں کریں جاں فدیۂ جاناں کریں اوس ماہ پر قرباں کریں مادر پدر فرزند و زن

ہے بزم عیش جاوداں گم ہے شہیل خستہ جاں دیوانہ دیکھو ہے کہاں کہہ دو کہ حاضر ہو یہاں
وہ بلبل ہندوستاں ہو فارسی میں نغمہ خواں مشتاق ہیں پیر و جواں بس نکتہ سنجان دکن

قصیدۂ فارسی مسمّٰی بہ سحر البیان و سحر طویل بجواب قصیدۂ عبد الواسع جبلی از روے طوالت بحر و جواب قصیدۂ شیخ اوحدی در جمع و تفریق بزیادت حاشیۂ مسجّع

آمد بہار پر فتن سرگرم آشوب زمن از رنگ گلہای چمن در خار و خس آتش فگن
گلگوں قبا گل پیرہن رنگیں ادا نسرین بدن از پرتو خود برق زن در خرمن صبر جان و تن

آمد بہار بیخزاں ہمراز حسن دلبران دمساز عشق بیدلان با بلبل و گل ترجمان
چین بر جبین و سرگران با سر خوشی دامن کشان خنداں و گل افشان کنان با سبز پوشان چمن

آمد بہار جاوداں سرگرم تاراج خزاں از سنبل و گل ہر زماں با دود و آتش ہمعناں
در شرح وصف گلستاں با برگ سوسن ہمزباں در سیر گلشن توأماں با نرگس از چشمک زدن

آمد بہار دلکشا مخموری سر تا بپا در جیب و دامان صبا از نکہت گل عطر سا

با غمزه‌های غمزدا با عشوه‌های دلربا از شاهدان مه‌لقا چالاک‌تر در مکر و فن
زرین کله گلگون قبا جادونگه رنگین ادا پا بر زمین سر در هوا عشرت‌گزین صحبت‌گرا
بیگانه‌خو زود آشنا آیینه‌بین حیرت‌نما ساغرکف مست ادا مستی‌فزا توبه‌شکن

سرو چمن از خودسری جوید ز طوبی همسری نرگس به صد جادوگری سرگرم ناز دلبری
از زهره و از مشتری گردیده جانا مشتری گل همچو رخسار پری سنبل چو زلف پرشکن

پروانگی بخشد صبا تا عندلیب بینوا بهر حصول مدعا پروانه سازد خویش را
زان رو که در بستان سرا از لاله و گل جابجا هر نخل موزون گشته تا شمع شبستان لگن

تا از پری رخسارها با مژده دیدارها آمد لب گفتارها گل با شگفتن کارها
دارد که در گلزارها سر کیشد از خارها بالیده یکسر بارها از خرمی بر خویشتن

گل کرده از هر خار گل در کوچه و بازار گل در دشت و در گلزار گل در دامن کهسار گل
بر هر در و دیوار گل بر هر سر و دستار گل در سبحه و زنار گل بستند شیخ و برهمن

کشتی جدا دریا جدا گلگشت جدا صحرا جدا اسما جدا اشیا جدا املا جدا انشا جدا
ساقی جدا صهبا جدا اعضا جدا اجزا جدا ساغر جدا مینا جدا مست الست شاد و چمن

وقت است اگر هر خشک و تر با هم شود شیر و شکر وقت است اگر شام و سحر جویند وصل یکدگر
وقت است بالیدن اگر بالیدگی گیرد ز سر تا در نگنجد از اثر نشو و نما در پیرهن

از مقدم نور خدا شمس الضحی بدر الدجی نجم الهدی خیر الوری بحر عطا ابر سخا
کان حیا کوه وفا جان ولا شان علا شمع بقا مهر ضیا ماه صفا شاه زمن

محبوب رب فخر امم مهر عرب ماه عجم عالی نسب ابر کرم والا حسب دریای همم
امّی لقب عالم علم گنج طرب کنز قدم قوت مطلب فیض اتم عرشی مکان یثرب وطن

پیدا شد از فیضش نگر روز و شب و شام و سحر برگ و گل و شاخ و ثمر حور و ملک جن و بشر
در قالب خاکی اگر نورش نگشتی جلوه گر هرگز نیاوردی خبر جان از تن و روح از بدن

بر گردن آن نازنین خم گشته زلفش به بین شام است یا رب این چنین یا صبح خندان همنشین
یا سنبل است و یاسمین از وصل هم عشرت گزین یا شمع کافور است این در سایهٔ مشک ختن

بوئی از آن زلف دوتا آرد اگر باد صبا هر مرده برخیزد ز جا مستانه بر لب مرحبا
لطف عرق بنگر که تا یک قطرهٔ او هر کجا با خاک گردید آشنا نسرین دمید و نسترن

از نور خلعت در برش تاج لعمرک بر سرش خیل رسولان لشکرش فوج ملائک چاکرش
تقدیر حاضر بر درش حکم قضا فرمان برش لوح و قلم از دفترش چه بیند هر سرّ و علن

در محفل میلاد او پیمانه در رقص و با سبو دلها ز زلف مشکبو مرهون منت مو بمو
بلبل به گل از آرزو پیوسته دارد گفتگو پروانه یابد آبرو از وصل شمع انجمن

بر آستان او جبین ساید خوبان حسین مجنون چه دارد دروی این کز عشق او گردد حزین
گر ناقهٔ آن نازنین بیند خرامان بر زمین از لیلی محمل نشین ناید بجز مجنون شدن

غلمان و حور از هر طرف لمعان نور از هر طرف غیب و حضور از هر طرف بانگ ظهور از هر طرف
ناز و غرور از هر طرف عیش و سرور از هر طرف دیگ و دور از هر طرف سرگرم بزم آراستن
اختر شماران هر طرف دفتر نگاران هر طرف آئینه داران هر طرف خدمتگزاران هر طرف

چابک سواران هر طرف امیدواران هر طرف چون من هزاران هر طرف جمع اند در طرف چمن
سرو چراغان یکطرف شمع شبستان یک طرف گل در گلستان یکطرف رقصان خیزان یکطرف
قمری با فغان یک طرف پروانه سوزان یک طرف بلبل غزلخوان یکطرف از شورشان دل محو من
خضر و مسیحا یک طرف هارون و موسی یک طرف ذوق تمنا یک طرف شوق تماشا یک طرف
جبریل تنها یک طرف عشاق شیدا یک طرف گم کرده خود را یک طرف دارند بر لب این سخن
ای میهمان خوش آمدی جان جهان خوش آمدی شاه شهان خوش آمدی پیر دوران خوش آمدی
آرام جان خوش آمدی کنز نهان خوش آمدی عین عیان خوش آمدی خوش آمدی ای بت شکن
ای دلربا خوش آمدی ای خوش ادا خوش آمدی ای رهنما خوش آمدی دین و دنیا خوش آمدی
ای مه لقا خوش آمدی ای مرحبا خوش آمدی ای مرحبا خوش آمدی رفتم ز خود در بین آمدن
ای جان ما خوش آمدی جانان ما خوش آمدی درمان ما خوش آمدی برهان ما خوش آمدی
سلطان ما خوش آمدی مهمان ما خوش آمدی ایمان ما خوش آمدی باد افدایت جان و تن

قطعه

این چهره زیبای تو این قامت رعنای تو این نرگس شهلای تو این زلف عنبرسای تو
مژگان صف آرای تو ابروی جان فرسای تو لعل تبسم زای تو دندان تو زیب دهن
اول ز مه گیرد نشان ثانی ز محشر امتحان ثالث شکیب از مردمان چهارم هم از زنجیریان
پنجم دل از دست بتان سادس ز دل تاب و توان هفتم قرار از تن ز جان هشتم مدار جان و تن

قطعه

میبارد اندر شب سحری آرد از سودا خبری بارد از خود مشک تری دارد از عنبر اثر
آویزد از تار نظری خیزد از دل تا بسر خون ریزد از داغ جگر انگیزد آسیب بمن

اول بلطف روی تو ثانی سواد موی تو ثالث بسر گیسوی تو چارم قد دلجوی تو
پنجم بابر کوی تو سادس هوای بوی تو هفتم خم ابروی تو هشتم غم سیب ذقن

قطعه

با عارض تابان تو با طرۀ پیچان تو با نرگس فتان تو با ابرو و مژگان تو
با قامت ذی شان تو هم با دُرِ دندان تو هم با لب خندان تو هرگز نیارد دم زدن

نکهت ز گل صبح از صفا ظلمت ز شب مشک از خطا ساغر ز می سحر از دعا تیغ از اجل تیر از قضا
سرو از ادا شمع از ضیا آب از گهر تاب از سها مرجان ز جان رنگ از حنا گوهر ز کان دُر از عدن

ای از صفت احسن بری نازد بتو پیغمبری از ماه و مهر خاوری از زهره و از مشتری
تا گوی سبقت میبری با تو زر وی خودسری گر شمع جوید همسری بشکلش بکش گردن بزن

ای دامنت را هر زمان افتادگان خسته جان بی طاقت و تاب و توان گیرند چون اشک روان
گر بگذری و امنکشان یکباره ز خاک کشتگان ترسم که این خاکی تنان دستی برآرند از کفن

نور تو از روز ازل تا جلوه گر شد بی محل انداخت از حسن عمل در کار شیطان صد خلل
شد لات و عزی و هبل در عهد حکمت مبتذل از بیم قهرت در بغل زد دوش اهرمن

ای مهر و مه را جان گزین از سجده ات داغ جبین ای بر درت عرش برین چون آسمان بر زمین

ای شاه مسند نشین بر تخت رب العالمین ای شهپر روح الامین در محفل قرب بال زن

اکنون ز نعت تو بکف سرمایه دارم از شرف زین پیش از روی شغف طبل و ذم خود زدم

گه لعل را گفتم خزف گه سنگ را دُر نجف عمری عبث کردم تلف در وصف فیل و کرگدن

گه شاه را گفتم گدا گاهی گدا را بادشا گه بخل را گفتم سخا گه خاک را ابر عطا

گه مهر را گفتم سُها گه ارض را گفتم سما گه زاغ را گفتم هما گه باز را گفتم زغن

از حرص و سودا و جنون بس پیشه استم در بسر فزون شرمنده‌ام بیحد کنون زان ریو و کر و فسون

حاصل نشد دنیا و دون جز مغز جان و جوی خون از پستیم نادم بسی شد پوستین من کهن

دیوانه‌ام لا یعقلم از هجر و عالم غافلم زان جبین ابرو بسملم فارغ ز تیغ قاتلم

تا همدم آب و گلم با زلف و مژگان شاغلم از بهر منصور دلم کافیست این دار و رسن

ای مظهر نور خدا ای مرجع شاه و گدا ادراکم که در شوقت چها بر من گذشت از ابتلا

چون عندلیب بینوا از آشیان هستم جدا بیگانه گشتم ز آشنا گردیده‌ام دور از وطن

از دوری آن آستان تا کی کنم شور و فغان اکنون ز دست این آن دل سرگردان

ای دستگیر بیکسان دستی که بی تاب و توان بی دست و پا خسته جان افتاده‌ام اندر دکن

تن محمل سست و دل جرس از درد نالم هر نفس هر چند بینم پیش و پس فریاد غمخوار است و بس

ای بادشاه دادرس بشنو بفریادم برس تا کی شهید اندر قفس نالد چو بلبل از محن

در بزم میلاد این زمان نک اجابت مستعیان باید که ختم بیان باشد دعا ورد زبان

هم بانی و هم حاضران هم سامع و هم مدح خوان باشند دائم شادمان یا رب بحق پنجتن

سخن گفتم و داستان باد صبا این ارمغان از من رسان تا دو دستان در کشور هندوستان
آهنگ این سحر البیان جو یدمذاق نکته دان جا بیند نشنید از زبان جاهل نمی فهمد سخن

غزل

بگیسو شانه کن از خواب چشم سرمه سا بکشا — پی صید غزالان حرم دام بلا بکشا
بخورشید آتش افگن قفل صبح دلکشا بکشا — نقاب از چهرهٔ تابان بگفتن بند قبا بکشا
بشرح معنی و اللیل هر کس گفتگو دارد — تو بر خیز این معما را بشرح والضحی بکشا
به محشر نامهٔ اعمال خواهند از سیه کاران — بیا بهر خدا بر چهره زلف مشکسا بکشا
رهائی هرگز از دام گرفتاری نمیخواهم — طپیدن آرزو دارد دل من دست و پا بکشا
اگر از شوق بکشایند چون آیینه آغوشی — در راحت بروی خستگان با صفا بکشا
اسیران قفس را رخصت سیر گلستان ده — گره از کاکل مشکین خود ای مه لقا بکشا
سراپا عقدهٔ مشکل شدم چون شبنم غلطان — تو ای خورشید طلعت بر سر بالین بیا بکشا
بگیسوی شهید کربلا و روی گلگونش — گره از کار من ای شیر خدا مشکلکشا بکشا

ترجیع بند

عاجزم مفلسم پریشانم — چارهٔ کار خود نمیدانم
صرف شد عمر من بحرص و هوا — روز و شب مبتلای عصیانم
بادشاها بحال من رحمی — که بود رحمت تو درمانم
حاجت عرض حال نبود — بر تو پیداست درد پنهانم

از گناهی که بر تو مخفی نیست | سخت شرمنده ام پشیمانم
تلخ شد کام من بناکامی | همه تن وقف داغ حرمانم
بیکسم جز درت پناهم نیست | در دم بیکسی ترا خوانم

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

گو بپاس ادب ز دامن شاه | دست عجز گدا بود کوتاه
لیکه دامانت از درازی جود | خود فتد در کف فتاده راه
اعتراف من از گنهکاری | هست عذر گنه بتر ز گناه
گرچه از کثرت سیه کاری | نامه دارم چو روی خویش سیاه
لیکه مایوس نیستم که نگشت | هیچکس ناامید زین درگاه
میزند موج بحر رحمت عام | خاص از بهر تشنگان گناه
رحم کن جرعه بکامم ریز | تشنه بگذار حسبةً لله

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

دور از آن در که از تو باد آباد | عمر بیهوده میرود برباد
کی ز کنج قفس کنم پرواز | کی از این قید غم شوم آزاد
کی فشانم گهر ز دامن جان | کی ستانم ثمر ز نخل مراد

کی کنم کام جان و دل حاصل | کی شوم جبهه سای کوی مراد
چند اشک شررفشان ریزم | چند آتش زنم بدامن باد
چند سوزم در آتش دوری | چند نالم بخاطر ناشاد
چند گریم ز درد مهجوری | راه گم کرده میکنم فریاد

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

چند گردم ز آستانه جدا | در بدر خوار و خسته و رسوا
از در خویشتن چنین مایوس | تو مگردان سگ در خود را
بهر صدیق بحر صدق و صفا | بهر فاروق عادل یکتا
بهر عثمان که هست ذی النورین | از برای علی شیر خدا
دین پناها بحرمت جبریل | بادشاها بحق وحی سما
رحم کن رحم بر من مسکین | بهر سبطین و فاطمه زهرا
همچو نقش قدم به بستر خاک | بیخود افتاده ام برای خدا

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

طوطیم مدح تو بیان منیست | بلبلم وصف تو فغان منیست
گر برانی ز در دگر خوانی | آستان تو آشیان منیست

میگدازم چو شمع سر تا پا — سوختن شرح داستان منست
گر ز ایمان من سوال کنند — خود بفرما کزا ایمان منست
گر ته تیغ و ر بدست شهید — مدح خوانِ تست از ان منست
صورتِ من که محوِ حیرانیست — همچو آئینه ترجمان منست
مر ورا در حیات و بعد ممات — هر دم این نغمه بر زبان منست

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

تمت

خاتمة الطبع

فراوان حمد خلاقِ جہان ہی — خداوندِ زمین و آسمان ہی
درود مصطفی بے حد پایان — کہ جسکے نور سے عالم عیان ہی
اور اونکی آل اور اصحاب اوپر — کہ ہر اک رہنماے گمرہان ہی
پھر اسکے بعد ای اخوان دیندار — محمد عبد رحمن کا بیان ہی
کلامِ اہل دل سے مجکو ہی شوق — خصوصاً جو نبی کا مدح خوان ہی
کہ جیسے عاشقِ زارِ سخنور — شہیدِ نکتہ پرور خوش بیان ہی
ہی اوسکو عشق محبوبِ خدا سے — ثنا خوانِ رسول انس و جان ہی

جو بارہ سو بیاسی در بیان ہے

[illegible] نظامی جسکا عالم مین نشان ہے

[illegible]

کلام اوسکا ہی ایسا پر حلاوت — کہ شیرین اوسکو پڑھکر کام جان ہے

دیارِ ہند مین جو کچھ لکھا تھا — جوان و پیر کا وردِ زبان ہے

مگر ایحال تقدیرِ خدا سے — دکن مین طوطیِ ہندوستان ہے

محافل مین جو وان پڑھتے ہین مولد — سو ہر محفل برنگِ گلستان ہے

محی الدولہ کی ہوتی تھی محفل — کہ خوبی اوسکی خارج از بیان ہے

دریغا اب قضاے ایزدی سے — ہوا وہ منتقل سوے جنان ہے

بہت فیاض با اخلاق تھا وہ — کہ اوسکے فوت سے گریان جہان ہے

بیان کب ہو سکین اوسکے محاسن — کہ مثل اوسکے جہان مین اب کہان ہے

جو سال فوت مین کی فکر مینے — کہ اوسکے فوت کا اسمین نشان ہے

دل اسکا جنت الماوی مین کر شاد ١٢٨٢ — دعا حق سے یہ [illegible] زبان ہے

لکھا ہی ہر کسی نے ذکر میلاد — کہ اب تک اونکا عالم مین نشان ہے

شہیدِ عاشقِ خیر الوری سے — ہوا یہ نظم ذکر دلستان ہے

وہ خود محفل مین جب پڑھتے ہین اسکو — چمن مین گویا بلبل نغمہ خوان ہے

جب اہل بزم سنتے ہین تو اونکی — تڑپتی روح ہی لب پر فغان ہے

یہ رقت ہو کہ ہر اک اہل محفل — مثالِ مرغِ بسمل نیم جان ہے

رہے یہ فیض دائم اونسے جاری — جہان مین فیض کا جبتک نشان ہے

کلام اونکا یہ مجکو ہاتھ آیا — کہ اوسکے وصف مین قاصر زبان ہے

٣٢

[illegible]



المشتہر [illegible] نقل

١٦٣٠٠

قیمت